کام وہی اچھا ہوتا ہے جس کا انجام اچھا ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷؍مئی ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ فروتنی اور عاجزی سے کامیابی ملتی ہے۔
☆ اس قسم کے کام کرنے چاہئیں کہ جن کا آخری انجام اچھا اور مفید ہو۔
☆ مومنوں کو فوز عظیم عطا کی جاتی ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ ہمارا انجام بخیر کرے اور اپنی رضا کی ٹھنڈی چھاؤں عطا کرے۔
☆ جب اس دنیا کو چھوڑ کر اُس کے حضور حاضر ہوں تو اس کے منہ سے پیارے کلمات ہمارے کان بھی سنیں۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کام وہی اچھا ہوتا ہے جس کا انجام اچھا ہو طبّ اور ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرنے والا ایک طالب علم اگر اپنی تعلیم کے زمانہ میں پہلے تین سال اوّل آتا رہے اور آخری سال فیل ہو جائے تو پہلے تین سالوں میں اوّل آنے کا اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ایک شخص جو اپنے بیمار رشتہ دار کو ملنے اپنے گاؤں سے بیس میل دور جانا چاہتا ہے اگر ۱۸ میل کے بعد اسے کوئی ایسی مجبوری یا معذوری پیش آ جائے کہ وہ آگے نہ جاسکے تو اس کا سارا سفر ہی بے معنی اور بے نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الصافات میں انسانوں کے دو گروہوں کا ذکر فرماتا ہے۔ایک وہ جو اپنی بداعمالیوں اور اپنے تکبر اور اباء اور خدا تعالیٰ کے انبیاء کے خلاف جدوجہد کرنے کے نتیجہ میں جہنم میں ڈالے گئے اور دوسرا وہ گروہ جنہوں نے فروتنی اور عاجزی سے اپنی زندگی کو گزارا اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر اعمال صالحہ بجالائے۔وہاں ایک لمبا مضمون بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس گروہ کے متعلق جو جنت میں ہے۔فرماتا ہے۔

اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (الصّٰفّٰت:٦١) کہ یہ مومنوں کی حالت بے شک بڑی کامیابی ہے اور ساتھ ہی فرمایا لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ (الصّٰفّٰت:٦٢) کہ کام کرنے والوں کو اس قسم کے کام کرنے چاہئیں کہ جن کا آخری انجام ان کے لئے اچھا اور مفید نکلے۔

یہ زندگی مختلف کاموں پر مشتمل ہوتی ہے۔بعض کام وقتی اور عارضی نتیجہ پیدا کرنے والے ہوتے ہیں ان میں بھی وہی کام اچھا ہے جس کا انجام اچھا ہو۔

بعض اعمال کا نتیجہ ابدی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ان اعمال کا نتیجہ اس دنیا میں نہیں بلکہ اس دنیا سے گزر جانے کے بعد نکلتا ہے۔یہ انسان کے اعمال کا آخری نتیجہ ہے۔اگر اس آخری نتیجہ میں ہم

کامیاب ہوں اگر اس لحاظ سے ہمارا انجام بخیر ہو تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضاء کی ٹھنڈی چھاؤں ملتی ہے جس چھاؤں میں بیٹھ کر ہم خدا کی رحمتوں سے بھی سرور حاصل کرتے ہیں اور یہی وہ کامیابی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کے کاموں کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے تا کہ ہم جب اس دنیا کو چھوڑ کر اس کے حضور حاضر ہوں تو اس کے منہ سے یہ پیارے کلمات ہمارے کان بھی سنیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَلِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ۔

(الصّٰفّٰت:۶۱، ۶۲)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ہی ایسا ہو سکتا ہے اور اسی پر توکّل رکھتے ہوئے اس کے فضلوں اور احسان کی ہم امید رکھتے ہیں۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲؍جون ۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

☆......☆......☆